SHEHRI

اس میں کوئی شک نہیں کہ شہریوں کا ایک چھوٹا سا گروہ جو شعور رکھتا ہو وہ یقیناً دنیا کو بدل سکتا ہے۔ مارگریٹ میڈ

شہری
برائے بہتر ماحول

جولائی تا ستمبر ۱۹۹۹ء

اندرونی صفحات پر
- کیرتھر نیشنل پارک
- اداروں میں معیارات کا اطلاق
- خواتین تنظیم کی بے مثال کارکردگی

نوجوانوں کے لئے گنجائشیں بنانا ہمارا فرض ہے

ہمارے شہر کے نوجوانوں میں سے ایک بڑے حصے کو انتہاپسندوں نے یرغمال بنالیا' ان کی سوچ محدود کردی گئی– یا پھر وہ کچھ ایسے عناصر سے متاثر ہوگئے جنہوں نے ایک خوبصورت مستقبل کا خواب دکھایا تھا' انہیں یہ ترغیب دی گئی کہ اگر وہ ہاتھ میں کلاشنکوف اٹھالیں تو سارے مصائب ٹل جائیں گے اور ان کی زندگی خوشیوں سے جل تھل ہو جائے گی–

تحریر و تصاویر : ش۔ فرخ

کچھ عرصہ قبل علی گڑھ سے ایک دانشور ادیب کراچی تشریف لائے۔ انہیں طویل عرصہ بعد پاکستان آنے کا موقع ملا تھا۔ وہ ایک جگہ احباب کی نجی محفل میں بیٹھے تھے۔ اس میں ممتاز ادیب شعرا اور صحافی شریک تھے۔ گفتگو ادب' سیاست' آزادی صحافت اور دیگر ایسے موضوعات پر ہو رہی تھی۔ یکدم ہمارے مہمان نے خواہش ظاہر کی کہ وہ پاکستان کے نوجوانوں کی باتیں سننا چاہیں گے۔ ادھر ادھر دیکھا وہاں کوئی نوجوان نہیں تھا۔

نہیں' ہماری نوجوان نسل میں شاذ ہی ایسا ملے گا جو مذکورہ موضوعات میں دلچسپی رکھتا ہو اور وہ ان پر اپنے بڑوں کے سامنے اظہار کرتا ہو یا ان کے ساتھ تبادلہ خیال کرنے کا خواہش مند ہو۔

ہمارے اس شہر کے نوجوانوں میں سے ایک بڑے حصے کو انتہاپسندوں نے یرغمال بنالیا۔ ان کی سوچ محدود کردی گئی۔ یا پھر وہ کچھ ایسے عناصر سے متاثر ہوگئے جنہوں نے ایک خوبصورت مستقبل کا خواب دکھایا تھا۔ انہیں یہ ترغیب دی گئی کہ اگر وہ ہاتھ میں کلاشنکوف اٹھالیں تو سارے مصائب ٹل جائیں گے۔ ان کی زندگی خوشیوں سے جل تھل ہو جائے گی۔

انہیں یقین دلایا گیا کہ وہ کتابیں پڑھیں یا نہ۔ امتحانوں میں پاس ہوتے رہیں گے۔ کالج میں داخلہ لینا ضروری ہے۔ کالج جاکر پڑھنا ضروری نہیں۔ پھر انہیں کچھ ایسے کوچنگ سینٹرز کا پتہ دے دیا گیا جہاں علم کے "شارٹ کٹ" بتائے جاتے ہیں۔ ذہن نشینی کے بجائے نصاب کا رٹا لگانا سکھایا گیا۔

ہم نے اپنے مہمان سے کہا۔

شہری

جی206بلاک 2-پی ای سی ایچ ایس
کراچی-پاکستان
ٹیلی فون/فیکس 92-21-453-0646

E-mail address:shehri
@onkhura.com
(web site) URL:http://www.
onkhura.com/shehri

ایڈیٹر : بینا صدیقی

انتظامی کمیٹی

چیئرپرسن : قاضی فائز عیسیٰ
وائس چیئرپرسن : وکٹوریہ ڈی سوزا
جنرل سیکریٹری : امبر علی بھائی
خزانچی : حنیف--اے ستار
ارکان : نوید حسین، خطیب احمد
ایس رضا علی گردیزی

شہری اسٹاف

کوآرڈی نیٹر : مسز منصور
اسسٹنٹ کوآرڈی نیٹر: محمد ریحان اشرف

شہری ذیلی کمیٹیاں

آلودگی کے خلاف : نوید حسین
تحفظ ورثہ : دانش آزر زوبی، حمیرا رحمٰن
میڈیا اور بیرونی روابط : حمیرا رحمٰن، حسن جعفری، فرحان انور
قانون : قاضی فائز عیسیٰ، امبر علی بھائی، رولینڈ ڈی سوزا، وکٹوریہ ڈی سوزا، خطیب احمد
پارکس اور تفریح : خطیب احمد
اسلحہ سے پاک معاشرہ: نوید حسین
قاضی فائز عیسیٰ
مالی حصول : تمام ارکان

ذیلی کمیٹیوں کی رکنیت شہری برائے بہتر ماحول کے تمام ارکان کے لئے کھلی ہے۔ اس اشاعت میں شامل مضامین کو شہری کے حوالے کے ساتھ شائع کرنے کی اجازت ہے۔

ایڈیٹر/ادارتی عملہ کا خبرنامہ میں شائع ہونے والے مضامین سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

لے آؤٹ اور ڈیزائن : زیڈیو لالہ
پروڈکشن : انٹرپرایس کمیونیکیشن

مالی تعاون : فریڈرک نوبان فاؤنڈیشن

رکن IUCN
دی ورلڈ کنزرویشن یونین

ہما سعید نے تھائی لینڈ میں منعقد ہونے والے ایشیا بحرالکاہل میں تن تنہا اپنے ملک کی نمائندگی کی، اس کے جھنڈے کا کوئی رنگ نہیں تھا

معذرت چاہتے ہیں۔ ہمارے نوجوان آپ سے ملنے نہیں آسکتے۔ وہ اس وقت یا تو کسی دینی مدرسے میں بیٹھے ہوں گے۔ یا دوکانوں کے سامنے اپنے جیسے دیگر دوستوں کے ساتھ بے معنی گفتگو کر رہے ہوں گے۔ ابھی شام کو ذرا اور گہرا ہونے دیں۔ مجھے ان کے چند اڈوں کا علم ہے۔ کسی پارک کی دیوار کے پیچھے یا گلی کے کسی تاریک نکڑ پر وہ ایک دوسرے کے چرسی سگریٹ جلا رہے ہوں گے۔ یا پھر انہوں نے گزشتہ برسوں میں جو کارروائیاں کی ہیں۔ یا وہ جس طرح کی سرگرمیوں میں ملوث رہے ہیں اب چھپتے پھرتے ہیں۔ قانون نافذ کرنے والوں کے ڈر سے۔ پھر بھلا وہ یہاں کیسے آئے گا۔

ہم سب قصوروار ہیں۔ مجرم وہ نہیں ہم ہیں۔ ہم نے انہیں نظرانداز کیا۔ انہیں اس قابل نہیں سمجھا کہ وہ ہم سب کے درمیان بیٹھ کر گفتگو کریں۔ اپنے معاشرے کو درپیش مسائل سے آگاہ ہوں۔ انہیں حل کرنے کے لئے اپنے بڑوں کے ساتھ تعاون کریں۔ وہ سیکھیں کہ کل جب یہ نہیں ہوں گے تو تمام ذمہ داریاں ان کے سر پر ہوں گی۔ انہیں مستقبل کی ڈور کو سنبھالنا ہوگا۔

شہری برائے بہتر ماحول نے "نوجوان اور معاشرہ" کے موضوع پر ایک مذاکرے کا اہتمام کیا۔ تو خیال آیا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو ہیگ امن کانفرنس میں نظر آئی تھی۔ پھر وہ گزشتہ ماہ تھائی لینڈ میں منعقد ہونے والی ویمن ۲۰۰۰ کے علاقائی سمپوزیم میں شامل تھے۔

نوجوانوں کو اہمیت دی جائے۔ ان کے لئے اہم مواقع کے دوران خصوصی گنجائش پیدا کی جائے۔ انہیں یہ موقع دیا جائے کہ وہ اظہار خیال کرسکیں۔ ان میں جرات اظہار پیدا ہو۔ یہ فیصلہ کسی بھی سطح پر ہوا قابل تعریف ہے۔

ہما سعید ایک نوعمر افغان لڑکی ہے۔ افغانستان کے حالات دگرگوں ہوئے تو وہ بہت سے دیگر افغانیوں کی طرح پاکستان میں پناہ گزین ہوئی اور اسکول کی تعلیم مکمل کی۔

وہ تھائی لینڈ کی زرعی یونیورسٹی کے استقبالیہ میں بیٹھی میرے ساتھ گفتگو کر رہی تھی۔ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہے۔ لیکن پاکستان کے سرکاری تعلیمی اداروں میں افغان طلباء و طالبات کو داخلہ لینے میں بہت سی دشواریاں درپیش ہیں۔ نجی اداروں میں داخلہ فیس وغیرہ اس قدر زیادہ ہے کہ وہ اس کی متحمل نہیں ہوسکتی۔

تھائی لینڈ میں گزشتہ ماہ ویمن ۲۰۰۰ کے سلسلے میں ایشیا بحرالکاہل کا این جی او سمپوزیم منعقد ہوا۔ اس میں خطے کے ۴۶ ممالک کی تقریباً تین سو خواتین نے شرکت کی۔ لیکن اس موقع پر ۵۰ کے قریب نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی موجود تھے۔ جنہیں یونی سیف نے اسپانسر کیا تھا۔ نوجوانوں کے اجلاس الگ کمرے میں منعقد ہوئے جس پر انہیں شکایت ہوئی کہ ہمیں اپنے ساتھ کیوں نہیں ملایا گیا تاکہ خطے کی خواتین کو درپیش مسائل سے انہیں بھی آگاہی ہوتی اور وہ مستقبل میں اس ضمن میں معاون ثابت ہوسکتے۔

ایک موقع پر جب خواتین کی تحریکوں

باقی صفحہ ۲۱ پر

این جی او سمپوزیم میں شریک ہونے والے نوجوان

ریحانہ افتخار

نوجوان اور شہری معاشرہ

سماجی مسائل کے حل کیلئے نوجوانوں کو آگے آنا ہوگا

ہمارے نوجوان جو ایک بہتر مستقبل کے لئے اہلیت و قابلیت اور امید کی نمائندگی کرتے ہیں انہیں شہری معاشرے کو درپیش اہم مسائل و چیلنجوں میں شامل کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ چنانچہ شہری برائے بہتر ماحول اور فریڈرک نومان فاؤنڈیشن نے مشترکہ طور پر ایک سیمینار کا اہتمام کیا جس کا موضوع نوجوان اور شہری معاشرہ تھا۔

سیمینار سے قیصر بنگالی نے خطاب کرتے ہوئے کہا اس وقت تقریباً" تمام نظام مثلاً تعلیم' سیاست یا سماجی بہبود سبھی میں بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ ان تمام اور دیگر شعبوں میں فوری طور پر اصلاحات کی شدید ضرورت ہے۔

قیصر بنگالی ایک پرانے ماہر معاشیات ہیں۔ آجکل وہ سماجی سیاسی معاشی اور ترقی کے شعبوں میں پائیدار اصلاحات لانے کے لئے دل و جان سے کام کر رہے ہیں اسی مقصد کے لئے انہوں نے سماجی جمہوری تحریک قائم کی ہے جس کے تحت وہ سماجی معاشی نظام کی دوبارہ تعمیر' مضبوط عدلیہ' پارلیمانی جمہوریت اور شفاف احتساب چاہتے ہیں۔

جناب قیصر بنگالی نے کہا کہ ملک میں معاشی انصاف کا ہونا ضروری ہے جہاں ایسا نہ ہو تو افراتفری جنم لیتی ہے۔ ہم غریب نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم ذرائع اور آبادی کے لحاظ سے امیر ہیں' لیکن المیہ یہ ہے کہ دولت اور ذرائع کا ارتکاز چند ہاتھوں میں ہے اگر یہ نہ ہو تو ہم بہت ترقی کرسکتے ہیں۔ پڑھے لکھے اور باشعور لوگوں کو آگے بڑھ کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا تاکہ معاشرے کی ترقی ممکن ہوسکے۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں برسوں لگ جائیں لیکن اگر لوگوں نے خلوص دل سے کام کیا تو حالات بہتر ہوسکتے ہیں۔

ابرار قاضی کا تعلق سندھ جمہوری پارٹی سے ہے وہ اس جماعت کے جنرل سیکریٹری ہیں۔ ان کی جماعت سندھ کے عوام کے لئے لبرل' سیکولر اور جمہوری سیاست کی حامی ہے۔ پیشے کے لحاظ سے وہ ایک تاجر ہیں۔ وہ ایئر کر[illegible] اور ایک عرصے تک [illegible] مسلک رہے ہیں۔ انہوں نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ "اس وقت پورا ملک بدامنی سے دوچار ہے' سماجی بہبود کی تنظیمیں اگر کچھ کرنا چاہتی ہیں تو انہیں اکٹھا ہونا ہوگا ایسی صورت میں وہ ایک لڑی بن سکتی ہیں ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ اچھا طرز حکومت ہے جس نے ہمیشہ شروع ہی سے مایوس کیا اور ایک عام آدمی کو کچھ کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ اس وقت ہر آدمی سیاستدانوں کو برا کہتا ہے کہ انہوں نے قوم کی دولت کو لوٹا ہے لیکن ہر دفعہ انہی لوگوں کو دوبارہ منتخب کرتا ہے۔

شہری معاشرہ سال خوردہ ہو رہا ہے۔ معیشت زبوں حال ہے۔ روزگار پیدا نہیں ہو رہا ہے۔ ملک میں سرمایہ کاری نہیں ہو رہی ہے۔ کراچی میں سندھ کی ۱/۴ چوتھائی آبادی ہے یہاں دماغ اور دولت مرتکز ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ نوجوان آگے بڑھ کر قوم کی تعمیر کریں۔ صحت' انسانی حقوق اور تعلیم کے شعبوں میں کام کرنے کی

> کالج میں دیواریں
> مختلف طلباء تنظیموں کے درمیان
> بٹی ہوئی ہیں جن کے ذریعے ایک دوسرے
> پر الزامات دئیے جاتے ہیں

ضرورت ہے۔ اسی وقت قوم کی تعمیر ممکن ہو سکے گی۔

ناظم ایف حاجی پیشے کے اعتبار سے بزنس مین ہیں لیکن وہ ہمیشہ اہم شہری مسائل کے حل کے لئے وقت نکالتے ہیں۔ انہوں نے سٹیزن پولیس لائیزن کمیٹی (سی پی ایل سی) کے قیام میں سرگرم کردار ادا کیا۔ انہوں نے ایک اور شہری گروپ کو قائم کرنے میں مدد کی ہے جس کا نام ریفارمرز ہے۔ آجکل وہ اس کے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

انہوں نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسان کو حساس ہونے کے ساتھ تھوڑا سا غصہ ور بھی ہونا چاہئے اپنے اطراف کا گہرا مشاہدہ کرنا چاہئے۔ دوسروں کو الزام دینے کی بجائے خود اچھا بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہر شخص آج یہ فیصلہ کرلے کہ وہ کوئی غیر قانونی کام نہیں کرے گا اور رشوت نہیں دے گا تو چیزیں خود بخود بہتر ہونا شروع ہو جائیں گی۔

باشعور لوگوں کو ادراک تخلیق کرنا اور پھیلانا چاہئے تاکہ لاعلم یا پسماندہ کو اپنے حقوق کا احساس ہو پھر وہ نسبتاً بہتر پوزیشن میں ہوں گے کہ اپنے نمائندوں کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرسکیں۔ جو ان کی بہتری کے لئے کام کریں۔ اپنی خدمت نہ کریں عوام کی حالت بدلیں۔

انہوں نے کہا اس وقت کراچی میں پانی کی قلت ہے۔ ایک ذمہ دار شہری کی حیثیت سے انہیں سکشن پمپ استعمال

موجودہ سیٹ اپ میں تبدیلیاں لانی ہوں گی' ہمیں انقلاب کی ضرورت ہے

نہیں کرنا چاہئے اس طرح وہ اضافی پانی نہیں حاصل کریں اور سبھی کو تھوڑا بہت پانی مل سکے گا۔ اس سماجی ادراک کو تخلیق کرنا بہت ضروری ہے تاکہ لوگ ایک دوسرے کا خیال کریں۔

نوجوانوں کو وقت نکالنا ہوگا وہ اپنے اطراف سماجی و سماجی ایکوازم کرسکتے ہیں۔ ہر شخص اپنی مرضی کے میدان میں رضاکارانہ کام کرسکتا ہے۔ ماحول اگر انصاف پر مبنی ہو قانون کی حکمرانی ہو تو لوگ خود سدھر جاتے ہیں۔

شہری برائے بہتر ماحول کے چیئرمین قاضی فائز عیسیٰ نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا آپ غصہ ہوں اور حساس بھی نہیں لیکن اپنے غصے کو مارپیٹ سے نہ نکالیں بلکہ دوسروں کا خیال کریں۔ ملک نے آپ کو بہت کچھ دیا ہے اسے بھی آپ سے کچھ نہ کچھ ملنا چاہئے۔ ہمیں خود سے کمتر لوگوں کو دیکھ کر اپنی حالت پر شکر بجا لانا چاہئے۔ اپنی ضروریات اور معاشرے کی ضروریات کے درمیان ایک توازن قائم کیجئے۔ شہری سی بی ای کی جنرل سیکریٹری امبر علی بھائی نے کہا کہ سرکاری ملازم عوام کے ملازم ہیں اس لئے ہم ان سے وقت اور پیسے کا سوال کرسکتے ہیں۔ یہ ملک ہمارا ہے اور ہم اس ملک کے لوٹنے والوں کو یوں آزاد نہیں چھوڑ سکتے۔ ہمیں سماجی کاموں کے لئے وقت نکالنا ہوگا اور معاشرے کے مسائل حل کرنا ہوں گے۔

یہ ایک کمیونٹی سروس ہے۔ شہری' نوجوانوں سے یہ توقع کرتا ہے کہ وہ آگے آئیں گے اپنے شہر اپنے ملک کو درپیش مسائل کو حل کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں گے اور خلوص دل سے ایک بہتر ماحول تخلیق کریں گے۔ آج حال یہ ہے کہ سرکاری میڈیکل کالج میں چند سو روپے فیس ادا کرکے ایک طالب علم ڈاکٹر بنتا ہے لیکن ڈگری حاصل کرتے ہی وہ ملک کو چھوڑ کر زیادہ کمانے کے لئے چل دیتا ہے اس عمل میں قوم نقصان میں رہتی ہے۔ بہترین دماغ سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے اور اس رقم کو بھی کھو دیتی ہے جو ان کی تعلیم اور تربیت پر خرچ ہوا تھا۔ تعلیم یافتہ اور مراعات یافتہ طبقے کو کمیونٹی کی بہتری کے لئے کام کرنا چاہئے۔

تقاریر کے سلسلے کے بعد ایک دلچسپ بحث چھڑی اور سوال و جواب کا سلسلہ چلا۔ طلباء کی اکثریت کا تعلق کراچی یونیورسٹی' این ای ڈی انجینئرنگ یونیورسٹی' داؤد انجینئرنگ کالج' ڈاؤ میڈیکل کالج' سندھ میڈیکل کالج' آئی بی اے اور انڈس ویلی اسکول آف آرٹس اینڈ آرکیٹیکچر سے تھا۔

زہرہ ایم بی اے کی طالبہ تھیں جنہوں نے کہا کہ ہمیں قوانین اور سیٹ اپ کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں ہمیں دوسروں کی مثال نہیں چاہئے ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہم کون ہیں اور کیا کرنا چاہتے ہیں۔

باقی صفحہ ۲۱ پر

تقاریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ

قیصر بنگالی خطاب کر رہے ہیں

سلیقہ انور

کیر تھر نیشنل پارک متنازع موضوع بن گیا

کیر تھر

پارک ایک تحفظ یافتہ علاقہ ہے جو ۱۱۹۲ مربع میل کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور پاکستان کے جنوب مشرقی صوبے سندھ میں کراچی سے ۸۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

کیر تھر کو ۱۹۷۴ء میں نیشنل پارک یا قومی باغ کا درجہ دیا گیا اور اقوام متحدہ کی ۱۹۷۵ء کی قومی باغات کی فہرست میں اسے لے لیا گیا۔ یہ پاکستان کا پہلا باغ تھا جو کسی ایسی فہرست میں شامل ہوا تھا۔

تو پھر یہ موضوع قومی تنازعہ کیوں بن گیا؟ اس کی وجہ وہ واقعات ہیں جو جولائی ۱۹۹۷ء میں سامنے آئے اس وقت وزارت پیٹرولیم نے لائسنس دیا تھا۔

ڈمبر بلاک کیر تھر نیشنل پارک اور مابل کوہستان جنگلی حیات کی جائے پناہ کے ۹۰ فیصد سے زیادہ حصے کا احاطہ کرتا ہے۔ اس لئے ابتدائی طور پر سندھ کے محکمہ جنگلات اور جنگلی حیات (ایس ایف ڈبلیو ڈی) نے اس اقدام کے خلاف مزاحمت کی کیونکہ وہ علاقے کے انتظام کا ذمہ دار ہے۔ ایس ایف ڈبلیو ڈی نے باغات کی جنگلی زندگی اور ماحول پر تیل اور گیس کی تلاش کی سرگرمیوں کے منفی اثرات کے بارے میں اپنے شدید تحفظات کا اظہار کیا۔

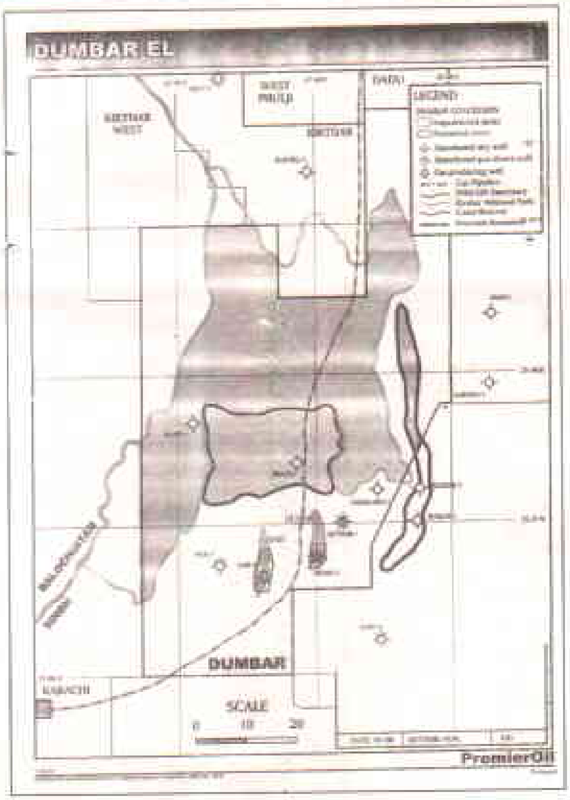

انہوں نے ایسے قوانین کا حوالہ دیا جو محفوظ علاقوں میں ایسی سرگرمیوں پر بندش لگاتے ہیں۔ ان میں تحفظ جنگلی حیات سندھ کا قانون ۱۹۷۲ء۔ سندھ جنگلی حیات ترمیمی بل ۱۹۹۳ء اور ۱۹۹۷ء میں جاری ہونے والا حکومت سندھ کا متعلقہ نوٹیفکیشن بھی شامل ہے۔ کچھ این جی اوز مثلاً بین الاقوامی یونین برائے تحفظ فطرت (آئی یو سی این) نے بھی تحفظات کا اظہار کیا۔ (کیر تھر آئی یو سی این کے مقرر کردہ معیار پر محفوظ علاقے کی کیٹیگری II کی حیثیت سے پورا اترتا ہے)

کچھ عرصہ قبل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ (ڈبلیو ڈبلیو ایف) اور آئی یو سی این کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں آئی یو سی این نے اس عمل میں حصہ لینے سے انکار کردیا کیونکہ اسے کمیٹی کے کچھ حصے ناقابل منظور تھے جن میں یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ متعلقہ قوانین میں مناسب ترمیمات کے امکانات کا جائزہ لیا جائے تاکہ ڈمبر مراعات میں گیس اور تیل کے لئے کھدائی کے عمل کو ممکن بنایا جاسکے۔

اس میٹنگ سے پہلے پریمئر ایکسپلوریشن طاقتور شیل آئل گروپ میں ضم ہوچکا تھا۔ جو ایک بین الاقوامی کمپنی ہے۔ چنانچہ ان کے کاموں میں خاصی قوت حاصل ہوگئی۔

کمپنی کی پہلی میٹنگ ۲۶ جولائی ۱۹۹۹ء کو ہوئی جس میں ملک کی توانائی کی ضرورت کو پورا کرنے پر زور دیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ حکومت پاکستان کھلے ٹینڈر کے ذریعے ایک آزاد ماحولیاتی مشیر (کنسلٹنٹ) مقرر کرے جو ماحولیاتی اثرات (EIA) کا جائزہ لے تاکہ پارک کی موجودہ ماحولیاتی حیثیت کا تعین کیا جاسکے۔

اس کے بعد ایک ماحولیاتی انتظامی منصوبہ (EMP) وجود میں آیا جو پارکوں کے ماحول پر تیل اور گیس کی تلاش کی سرگرمیوں کے اثرات کا جائزہ لیتا تھا اور تخفیفی اقدامات تجویز کرتا تھا۔ اس وقت معاملات اس نہج پر ٹکے ہوئے ہیں۔

اگرچہ کہ اس وقت بھی ایس ایف ڈبلیو ڈی اس معاملے پر اپنے تحفظات رکھتا ہے۔ این جی اوز نے حکومت اور تیل

کمپنیوں کے اٹھائے گئے مشترکہ اقدامات پر کھل کر اعتراضات کئے ہیں۔

ملک بھر کی سات این جی اوز نے ایک مشترکہ منصوبہ عمل اختیار کیا ہے۔ جس کا مقصد پارک کی حفاظتی حیثیت کو برقرار رکھنا ہے۔ اس گروپ میں ڈبلیو ڈبلیو ایف، سنگی، ڈیولپمنٹ فاؤنڈیشن، ایس ڈی پی آئی، پائلر، کریڈ الائنس، عورت فاؤنڈیشن اور شرکت گاہ شامل ہیں۔

انہوں نے زور دیا کہ جب واضح الفاظ میں قانون موجود ہے کہ محفوظ علاقے میں تیل و گیس کے لئے کھدائی ممنوع ہے تو حکومت کیرتھر نیشنل پارک میں گیس کی تلاش کی اجازت نہیں دے سکتی اور ماحولیاتی اثرات کا جائزہ (EIA) لینے کے لئے مطالعہ کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ بھی نہیں کرسکتی۔ کیونکہ یہ اصولی طور پر منصوبے کے ساتھ معاہدے کا مفہوم دیتا ہے جس کے خلاف این جی اوز شدید قسم کے تحفظات رکھتی ہیں۔

این جی اوز گروپ نے اس کی بجائے ایک بہت جامع اور غیر جانبدار مطالعے کی تیاری کے لئے تجویز پیش کی جو تحفظ کے نقطہ نظر سے پارک کے لئے ایک انتظامی منصوبہ تیار کرے۔ انہوں نے زور دیا کہ یہ حکومت کے تجویز کردہ مطالعے سے مختلف ہے جو بڑی حد تک محفوظ ہے۔

آئی یو سی این کم و بیش عمل کی اسی لائن کے حق میں ہے۔ لیکن یوں محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے پارک میں مستقبل کی ممکنہ ترقیاتی سرگرمیوں کے لئے خاصی گنجائش چھوڑی ہے کیونکہ انہوں نے اسے پارکوں کے ماحول کے بارے میں گہرے مطالعے اور تجزیئے اور بہت زیادہ حساس ماحولیاتی علاقوں کی نشاندہی سے مشروط کیا ہے۔ آئی یو سی این نے اگست ۱۹۹۹ء میں کیرتھر نیشنل پارک میں گیس کی تلاش کے بارے میں ایک مختصر کیس اسٹڈی کی جس میں تحریر کیا ہے کہ "یہ مطالعہ پارک کی حیثیت کا سروے کرسکتا ہے اور نتائج کی بنیاد پر بعض جغرافیائی

مشہور قلعہ رانی کوٹ

علاقوں کو تحفظ کے لئے ترجیح دینے کی سفارش کرسکتا ہے۔ ان سفارشات پر عملدرآمد کرتے ہوئے پارک کے انتظام کے لئے ایک منصوبہ بنایا جاسکتا ہے۔ یہ منصوبہ تحقیقی مطالعے کے نتائج کی بنیاد پر بعض حصوں میں ترقیاتی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے ایک بنیاد بھی مرتب کرسکتا ہے"۔

جب واضح الفاظ میں قانون موجود ہے کہ محفوظ علاقے میں تیل و گیس کے لئے کھدائی ممنوع ہے تو حکومت کیرتھر پارک میں گیس کی تلاش کی اجازت نہیں دے سکتی

اس موضوع پر پریمیئر شیل ایکسپوریشن کی تیاری کردہ دو ویڈیوز پر معلومات دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ گروپ نے اپنی پوزیشن کو خاص طور پر اس وقت عوام کے سامنے واضح کرنے سے احتراز کیا ہے۔

وہ اپنی بیان کردہ سابقہ پوزیشن پر اٹکے ہوئے ہیں کہ اول تو ایسے پروجیکٹ کی پاکستان کو ضرورت ہے کیونکہ پاکستان کے گیس کے موجودہ ذخائر تیزی سے کم ہو رہے ہیں۔ اس لئے گیس کے وسیع ذخائر کی تلاش اور ترقی پاکستان کا مہنگے درآمد کردہ سلفر تیل پر انحصار کم کردیں گے۔ صارفین گیس کے استعمال پر تیل کے مقابلے میں کم ادائیگی کریں گے اور پھر قدرتی گیس ایندھن کا وہ ذریعہ ہے جو تیل کے مقابلے میں زیادہ ماحول دوست ہے۔

پریمیئر شیل یہ بھی کہتے ہیں کہ ڈرلنگ (کھدائی) کا جو طریقہ وہ اختیار کریں گے وہ بہت حد تک ماحولیاتی تباہی کے امکانات کو کم کردے گا اور حساس ماحولیاتی علاقے پوری طرح محفوظ رکھے جاسکیں گے۔

انہوں نے یہ عندیہ بھی ظاہر کیا کہ

باقی صفحہ ۲۴ پر

نیشنل پارک کیا ہے؟

ایک قومی پارک بہت بڑے رقبے (کم سے کم ایک ہزار ہیکٹر) پر پھیلا ہوتا ہے جہاں۔

- ○ ایک یا بہت سے ماحولیاتی نظام انسانی استحصال اور رہائش سے مادی طور پر تبدیل نہ ہوں۔ جہاں درخت اور حیوانی حیات، ارضی ساخت کی جگہیں اور رہائشی خصوصی سائنسی، تعلیمی اور تفریحی دلچسپی کے حامل ہوں یا جہاں عظیم و لازوال حسن وخوبصورتی کے قدرتی مناظر ہوں۔
- ○ ملک کا اعلیٰ اختیارات کا حامل ادارہ یا فرد جتنی جلدی ممکن ہو اس پورے علاقے سے استحصال یا قبضے کو روکنے یا ختم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے اور ماحولیاتی، ارضیاتی بناوٹ وساختی یا حسی خدوخال کو برقرار رکھنے کا حکم دے۔
- ○ خصوصی حالات میں لوگوں کو وہاں تفریحی، تعلیمی، ثقافتی اور تخلیقی تحریک کی غرض سے جانے کی اجازت ہو۔

(نیشنل پارک کی یہ تعریف نومبر ۱۹۶۹ء میں نئی دہلی میں ہونے والی آئی یو سی این کی دسویں جنرل اسمبلی نے پاس کی تھی)

پریس میں ماحولیاتی خبروں کو اولین ترجیح نہیں دی جاتی

شہری معاشرے کی بہتری کے لئے حکومت کی طرف کسی قسم کی منظم کوششیں نہیں کی جارہی ہیں۔ چنانچہ اس خلاء کو غیر سرکاری تنظیمیں پر کر رہی ہیں۔ شہری سی بی ای فریڈرک تومان فاؤنڈیشن کے تعاون سے ماحولیاتی صحافت سے متعلق مسائل پر بحث کرنے کے لئے مقامی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے سرکاری اور غیر سرکاری نمائندوں کو مدعو کیا تھا تاکہ مذکورہ خبروں کے لئے حکمت عملی مرتب کی جائے اور یہ معلوم کیا جاسکے کہ ماحولیاتی صحافی ایک موثر اور معلوماتی کردار کس طرح ادا کرسکتا ہے نیز مقامی ابلاغ اور شہری گروپوں کے درمیان ایک موثر اور پیداواری شراکت کے لئے طریقہ کار تلاش کئے جاسکیں۔

مقامی ابلاغ کے ساتھ اس عملی اجلاس میں شہری سی بی ای کے اہم اراکین نے بھی شرکت کی۔ موڈریٹر کے فرائض شہری کے ایگزیکٹو رکن فرحان انور نے سرانجام دیئے۔

بحث ومباحثے کے دوران یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ سماجی' معاشی اور ماحولیاتی مسائل کے کوریج کے سلسلے میں علاقائی پریس اور انگلش پریس کے درمیان نمایاں ماہیتی فرق موجود ہے۔

سینئر صحافی غازی صلاح الدین نے پاکستان میں ابلاغ کی مثبت اثرپذیری کی راہ میں حائل تین نمایاں رکاوٹوں مثلاً خواندگی کی کم تر سطح' زبان کی رکاوٹ اور سماجی و معاشی خبروں کی کوریج اور تجزیے کے شعبوں میں اردو پریس کی نشوونما کے رک جانے کی نشاندہی کی۔ ان کے خیال تھا کہ ہمارے ملک میں انگریزی حکمراں طبقے کی زبان اور برتری کی علامت ہے۔ اس حقیقت نے اردو پریس کی ذہنی ترقی کو ضرورت سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے اردو پریس کی پہنچ بہت دور تک ہے لیکن معاشرے میں مثبت تبدیلیاں لانے کی اس صلاحیت سے فائدہ نہیں اٹھایا جارہا۔

اس طرح الیکٹرانک میڈیا بھی وسیع آبادی تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن اس پر ریاست کا کنٹرول بہت سخت ہے چنانچہ لوگوں کو ماحولیاتی مسائل سے غاہ کرنے کی اس سہولت سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

صحافی ش۔ فرخ نے کہا کہ یہ درست ہے کہ اردو پریس کے مقابلے میں انگریزی پریس کی کارکردگی بہتر ہے لیکن مجموعی طور پر ہمارے ابلاغ کا زیادہ زور سیاسی مسائل' جرائم اور اسکینڈلوں پر ہے۔

دی نیوز کے شہباز جیلانی نے کہا کہ ماحولیاتی خبر کو ہمارے پریس میں ایک سادہ سا درجہ حاصل ہے۔ ماحولیاتی خبروں کو کم ترجیح دی جاتی ہے۔ ماحولیاتی کے موضوع

فرحان انور۔ اجلاس کے میزبان

خالد جمیل، غازی صلاح الدین، شاہ زیب جیلانی

رولینڈ ڈی سوزا' خطیب احمد اور قاضی فائز عیسیٰ

مہوش حسین، علی حسن، بھاگونداس، سلیم شہزاد، ریحانہ افتخار، ش۔ فرخ، امبر علی بھائی، سلیقہ انور، ضوفین ٹی ابراہیم، رازشتہ سیٹھنا اور مسز منصور

پر کام کرنے کے لئے زیادہ لوگ آگے نہیں آتے۔

روزنامہ ڈان کی محترمہ **ضوفین** ابراہیم کا خیال تھا کہ کیونکہ ہمارے پریس میں ایسے کسی خصوصی نمائندے کا کوئی خیال موجود نہیں ہے، جس نے، کسی خصوصی شعبے میں تربیت لی ہو۔ صحافی خود معلومات حاصل کرتے ہیں اور وقت کے ساتھ مسئلے کے بارے میں افہام و تفہیم حاصل کرتے ہیں۔ ایک ماحولیاتی صحافی کے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ وہ ایک موضوع پر کام کرتے ہوئے رابطے اور واسطے پیدا کرے۔ ان کی پہنچ صرف چند این جی اوز تک ہے ہمیں تو یہ بھی معلومات حاصل نہیں ہیں کہ ایک نیوز رپورٹ یا فیچر لکھتے وقت ہمیں کون کیا اور کتنی معلومات فراہم کرسکتا ہے۔

روزنامہ ڈان کے بھگوان داس نے اس مشاہدے کی تائید کی اور کہا کہ ایک رپورٹ کو تقویت دینے والے متعلقہ مواد کو حاصل کرنا انتہائی مشکل ہے رویو ڈان کی رازشتہ سیٹھنا نے کہا کہ انسانی دلچسپی کے ایک حساس سماجی یا ماحولیاتی موضوع پر لکھتے ہوئے ایک صحافی کو اس میں خود کو شامل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ مسئلہ کو پوری طرح محسوس کرسکے۔ ایسی ہی لکھی ہوئی خبروں و کہانیوں پر عوام کا مثبت ردعمل ظاہر ہوتا ہے۔

ماہانہ ہیرالڈ کے علی دایان حسن نے کہا کہ صحافیوں سے اعلیٰ سطح کے پیشہ ورانہ کام کا حصول اس لئے بھی زیادہ مشکل ہے کہ ان کی تنخواہیں بہت کم ہیں۔

ہمارے ملک میں انگریزی حکمران طبقے کی زبان برتری کی علامت ہے۔ اس حقیقت نے اردو صحافیوں کی ذہنی ترقی کو ضرورت سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے

شہری کے چیئرمین جناب فائز عیسیٰ نے کہا کہ ہمارے اخبارات کے اندر ایسا کوئی بھی عمل ناپید ہے جو عوامی رائے اور معاشرے میں بدلتے ہوئے رجحانات کی جانچ پڑتال کرسکے۔

پاکستان ٹیلی ویژن کے اقبال جمیل نے کہا کہ ماحولیاتی مسائل ٹیلی ویژن پر سامنے لائے جاتے ہیں لیکن یہاں یہ کوئی اعلیٰ ترجیحی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک بیزار کن مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔

جناب سلطان نے تجویز پیش کی کہ این جی اوز اور دیگر شہری گروپوں کو کسی نہ کسی طرح ماحولیاتی خبروں کو زیادہ سے 'زیادہ معلوماتی' دلچسپ' پرکشش اور شاید سنسنی خیز بناکر ابلاغ کو فروخت کرنا ہوگا۔

میڈیا کے ساتھ یہ عملی اجلاس اس لحاظ سے دلچسپ و کارامد رہا کہ شہری گروپ اور ابلاغ کے نمائندوں کے درمیان خاصی بے تکلفی سے سماجی، معاشی اور ماحولیاتی مسائل کے بالغ نظر تجزیاتی اور معلوماتی کوریج کے بارے میں بات چیت ہوئی یہ محسوس کیا گیا کہ ایک وسیع تناظر میں ماحولیاتی مسائل کو مناسب درجہ نہیں دیا جاتا اور بڑے اشاعتی اداروں میں بھی اچھے تربیت یافتہ اور اہل ماحولیاتی نمائندوں کا وجود نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ماحولیاتی صحافیوں نے این جی اوز، اعلیٰ تعلیمی اداروں اور تحقیقی و ترقیاتی اداروں سے رابطہ نہیں رکھا حالانکہ مسائل کی کوریج کے لئے ان کی ضرورت ہے۔

اس اجلاس میں یہ احساس بھی مشترکہ تھا کہ ماحولیاتی مسائل پر معلومات، اطلاعات اور تائیدی مواد کا فقدان ہے اور پی ٹی وی پر ماحولیاتی خبر کو اہمیت نہیں دی جاتی بلکہ اس کی کوریج کے معیار اور مقدار دونوں میں بتدریج تنزلی نظر آتی ہے۔

خوش آئند بات یہ ہے کہ ابلاغ میں صحافیوں کو اپنی موجودگی کا احساس دلانے کی خاصی آزادی ہے اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ موضوع کے بارے میں خود کتنی معلومات رکھتے ہیں اور ذمہ داری محسوس کرتے ہیں۔

میڈیا سے متعلق اس عملی اجلاس میں فیچر لکھنے والوں رپورٹوں کو نصیحت و مشورہ اور رہنما خطوط دینے کی سطح پر تو اتفاق رائے نہیں ہوسکا کہ وہ کن مسائل پر لکھیں اور کس طرح لکھیں؟ لیکن اس بات پر ضرورت اتفاق پایا گیا کہ صحافیوں کو مناسب سطح کی آزادی موجود ہے وہ ماحولیاتی جیسے موضوع پر اپنی خواہشات کے مطابق موثر طور پر لکھ سکتے ہیں لیکن یہ بہت ضروری ہے کہ وہ خود موضوع کے بارے میں مناسب علم رکھتے ہوں اور ایمانداری سے مسئلے کی اہمیت سے آگاہی و ہمدردی رکھتے ہوں۔

شہری سی بی ای نے شہری کے تمام بڑے اخبارات کے نمائندوں کو مدعو کیا تھا لیکن اردو اور علاقائی پریس کی غیر موجودگی بری طرح محسوس کی گئی۔

ذرائع ابلاغ میں ماحولیاتی مسائل پر معلومات، اطلاعات اور تائیدی مواد کا فقدان ہے اور پی ٹی وی پر ماحولیاتی خبر کو اہمیت نہیں دی جاتی

یوم اراکین شہری

شہری کے پروگراموں اور منصوبوں کے لئے مشاورت

شہری انتظامیہ اور اراکین ان طریقوں اور ذرائع کے بارے میں بحث و مباحثے کے لئے یکجا ہوئے کہ جن سے شہری منصوبوں اور پروگراموں میں شہری کے اراکین کی زیادہ سرگرم اور پیداواری شرکت کو یقینی بنایا جاسکے اور کام کے نئے میدان اور مسائل کی نشاندہی کی جاسکے۔

فرحان انور ایگزیکٹو رکن شہری سی بی ای نے اس میٹنگ کی صدارت کی انہوں نے اراکین کو مطلع کیا کہ شہری کو کم سے کم افرادی قوت اور معاشی ذرائع حاصل ہیں۔ اس کے باوجود اس نے کراچی میں شہری ترقی کے مختلف سیکٹروں پر اہم مثبت اثرات قائم کئے۔ پھر بھی بیک وقت شہری کی انتظامیہ یہ بھی محسوس کرتی ہے کہ شہری کے اراکین کی ایک بڑی تعداد کی شراکت کو بڑھا کر تنظیم کی سرگرمیوں کے اثر اور حدود میں خاطرخواہ اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

اس لئے میٹنگ کا بڑا مقصد ان طریقوں اور ذرائع کو تلاش کرنا تھا جن کی بدولت اراکین شہری کے پروگراموں اور منصوبوں میں زیادہ مفید طور پر شامل ہوسکیں۔

سلیقہ انور نے کہا کہ شہری کو اپنی ممبرشپ کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ عامرہ جاوید نے تجویز دی کہ شہری کو محلّہ کمیٹیوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے تاکہ عوام کے مزاج کا اندازہ لگایا جاسکے نیز ان کے خدشات و معاملات کی نشاندہی ہوسکے اور بہتری کے لئے حکمت عملی تیار کی جاسکے۔ مصلح الدین کا خیال تھا کہ ایسا ملتا جلتا تعاون کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ساتھ بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔

فاروق فضل نے تجویز پیش کی کہ شہری کو اپنے اراکین کی ہمت افزائی کرنی

اجلاس کے صدر فرحان انور

اراکین کا انہماک

خطیب احمد

اجلاس کی کارروائی میں بھرپور شرکت کا انداز

چاہئے کہ وہ مختلف شہری اداروں کے خلاف اپنی شکایات کے ساتھ آگے آئیں۔ شہری سیکریٹریٹ ان شکایات کو متعلقہ حکام تک پہنچا سکتا ہے اس طریقے پر شہریوں کی تشویش و مسائل میں خود کو زیادہ شریک کرسکتا ہے۔

محمد علی رشید نے یہ تجویز پیش کی کہ شہری مختلف محلوں میں اپنے سب چیپٹر (ذیلی شاخیں) کھولے۔ اس طریقے پر اس کی ممبرشپ میں اضافہ ہوگا زیادہ مسائل کو اجاگر کیا جاسکے گا اور شہری کی پہنچ بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔

اراکین کی یک بڑی تعداد نے شہری کی ذیلی شاخوں (سب چیپٹر) کے خیال کی تائید کی اور یہ عمل کس طرح شروع کیا جائے؟ اس کے بارے میں اپنے مشورے دیئے۔ شہری کی ذیلی شاخیں اپنے محلے میں قائم کرنے کے لئے آٹھ اراکین نے خود کو پیش کیا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ دلچسپی رکھنے والے اراکین کی ایک علیحدہ میٹنگ ہوگی جس میں شہر میں شہری کی ذیلی شاخیں قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا۔

اختر زبیری نے تجویز پیش کی کہ شہری شہر میں ایک ہفتہ ماحولیات بنائے۔ جس میں بحث و مباحثے ہوں۔ تصاویر' ماڈلز اور خاکوں کی مدد سے شہر کے مختلف ماحولیاتی مسائل اور ان کے حل اجاگر کئے جائیں۔ اس قسم کا اقدام شہری کے تصور کو بہتر بنائے گا اور متعلقہ کرداروں کے ساتھ زیادہ رابطے پیدا ہوں گے۔ آمدنی بڑھے گی جو بعد میں شہری کے منصوبوں میں استعمال ہوسکتی ہے۔

نثار بلوچ نے زیادہ ادراک اور اظہار پیدا کرنے کے لئے واک کرنے کی تجویز دی۔ عامرہ جاوید نے ریڈیو پاکستان اور ایف ایم ۱۰۰ چینلوں کے زیادہ سے زیادہ استعمال کی تجویز پیش کی۔

جب اراکین سے ان کے خدشات و معاملات کی ترجیحات دریافت کی گئیں تو اراکین کی اکثریت نے ٹھوس کوڑے کرکٹ کے انتظام کے لئے ووٹ دیا۔ پانی کے تحفظ اور گندے پانی کی ری سائیکلنگ جیسے مسائل کو بھی اجاگر کیا گیا۔ اس سلسلے میں عامرہ جاوید نے تجویز پیش کی کہ شہری کو عوامی رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے سروے کرنے چاہئیں تاکہ اسے اپنے مستقبل کے منصوبوں اور حکمت عملیوں کی تیاری میں مدد مل سکے۔

فرحانہ انور نے کارروائی کو سمیٹا۔ اس میٹنگ کا مقصد شہری کے کام کے بارے میں اراکین سے معلومات حاصل کرنا تھا اس لئے کوئی بڑے فیصلے نہیں کئے گئے۔

لیکن یہ فیصلہ ضرور کیا گیا کہ شہر میں شہری کی ذیلی شاخیں کھولنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے ایک میٹنگ مزید ہوگی۔ میٹنگ کے لئے کسی تاریخ کا تعین کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔

حاضرین جلسہ

کراچی کی ٹاؤن پلاننگ اور بلڈنگ کنٹرول میں شہری کا کام مقاصد اور فائدے

مقاصد :

- ○ ٹاؤن پلاننگ اور کراچی بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کے قواعد و ضوابط کو یکساں اور بہتر بنانا۔
- ○ شفاف جامہ عملی' اطلاعات اور وسیع نشرو اشاعت کو یقینی بنانا۔
- ○ پلاننگ' بلڈنگ کنٹرول' شہری انتظامیہ اور یوٹیلٹی اداروں میں مسلسل نگرانی اور مانیٹرنگ کے ذریعے بدعنوان حکام سے نمٹنا۔
- ○ ٹاؤن پلاننگ اور کراچی بلڈنگ اتھارٹی کے قواعد و ضوباط کی جامہ عملی کو یقینی بنانا۔

فوائد

- ○ مناسب اور ضروری رفاہ عام کی خدمات مثلاً پانی' سیوریج' بجلی کوڑا کرکٹ کو اکٹھا کرنا وغیرہ مہیا ہوں گی۔
- ○ مناسب اور جدید بنیادی ڈھانچہ' تعلیم' صحت کی دیکھ بھال' موثر پبلک ٹرانسپورٹ' کشادہ سڑکیں اور ضرورت کے مطابق پارکنگ' مناسب کھلی جگہیں' پارک' کھیلنے کے میدان' اسکول' کاروباری جگہیں بہتر لاء اینڈ آرڈر۔
- ○ قانونی طور پر تیار کئے گئے فلیٹس اور دکانوں کی وقت پر فراہمی اور مناسب معیار (سلامتی' درست منصوبہ بندی' مناسب قیمت)
- ○ تعمیرات میں کسی قسم کا غیر قانونی کام نہ ہو چنانچہ عدالت میں مقدمات جانے یا انہدام کی وجہ سے دیر نہیں ہوگی۔
- ○ شہریوں کے اعتماد میں اضافہ ہوگا کہ قانون کے مطابق انصاف ضرور ملے گا۔